377

خُطباتِ نبویؐ

مرتّبہ

مولانا محمّدؐ ادریس طوروی

آتے تھے۔ اور یہ اندیشہ تھا، کہ مسلمان ہونے کے بعد بھی یہ عداوتیں بدستور قائم رہیں گی۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ آج سے تمام پرانی عداوتیں ختم ہوگئیں۔ اور تمہارے لئے مذہب کی برکت سے ایک نیا دور شروع ہوگیا۔

عربستان میں سُودی لین دین کا عام رواج تھا۔ اور اُن کے نزدیک تجارت اور سُود میں کوئی فرق نہ تھا۔ آپ نے سُود کی حرمت کا اعلان کرنا چاہا، تو سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی سُودی رقم معاف کردی، اور فرمایا :۔

وَاِنَّ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ	جاہلیت کا سُودی کاروبار آج سے
مَوْضُوْعٌ وَاِنَّ اَوَّلَ رِبًا	ممنوع قرار پاتا ہے، اور سب سے پہلے
اَبْدَءُ بِهٖ رِبَا عَمِّيْ	مَیں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ	کی سُودی رقمیں معاف کرتا ہوں۔

جب دُوسروں کے خون کو ہدر کرنا چاہا، تو سب سے پہلے اپنے رشتہ دار عامر بن ربیعہ کا خون معاف کردیا۔ (عامر بنولیث کی آبادی میں رہتے تھے۔ جہاں بنو ہذیل نے ان کو قتل کیا تھا) :۔

وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ نَبْدَءُ	اور سب سے پہلے میں عامر بن
دَمُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ	ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ	خُون معاف کرتا ہوں۔

پھر آپ نے اُس زمانے کی ایک دُوسری خرابی "آبائی مفاخر" کے دُور

کرنے کا اعلان کیا۔ مگر بعض کاموں کو مستثنےٰ کرتے ہوئے فرمایا، کہ اسلام صرف بُری اور لایعنی باتوں کی قلع قمع چاہتا ہے، اس کو رسُوم سے بلاوجہ کوئی بَیر نہیں :۔

وَاِنَّ مَاثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ غَيْرَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ۔	اور جاہلیّت کے تمام مفاخر بند کیئے جاتے ہیں صرف کعبہ کی نگرانی اور حاجیوں کو (زمزم کا) پانی پلانے کے عہدے باقی رہیں گے

پھر اس نکتے کی وضاحت کی کہ گذشتہ قتلوں کو ہدا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ آئندہ بھی قتل کا بدلہ نہ لیا جائے۔

وَالْعَمْدُ قَوَدٌ۔ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ۔ وَفِيْهِ مِائَةٌ بَعِيْرٍ۔ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔	اور عمد کا بدلہ قصاص ہے۔ عمد کے شبہ قتل ہے، جو لاٹھی یا پتھر سے وقوع میں آجائے اس کی دیت سو اونٹ مقرر ہے۔ جو زیادہ چاہے گا وہ اہل جاہلیت میں سے ہوگا۔

پھر آپ نے اسلام کے لازوال اور غیر فانی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ان کو شیطان کے دھوکوں سے بچنے کی تلقین فرمائی :۔

اَيُّهَا النَّاسُ : اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ۔ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ اَنْ يُّطَاعَ فِيْمَا	لوگو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا، کہ اس سرزمین میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن اس بات پر بھی راضی ہے، کہ چھوٹی چھوٹی

Marfat.com

سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ۔

باتوں میں اس کے اشاروں کی تعمیل کی جائے۔

قریش کا دستور تھا، کہ وُہ حج کے مہینے بدلتے رہتے تھے، اور اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ حج ہمیشہ اس موسم میں ہوا کرے، جب کھجور پک چکیں۔ تاکہ ان کو تجارت میں خسارہ نہ ہو۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا:۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ ثَلَاثَةٌ

لوگو! مہینے کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا کفر میں (کچھ اور) بڑھا دینا ہے کافر اس سے گمراہی میں پڑتے ہیں۔ ایک سال اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ جو گنتی اللہ نے رکھی ہے اسے پورا کرلیں۔ اور زمانہ گھوم پھر کر اسی جگہ آگیا۔ جہاں سے کائنات کی پیدائش کے دن شروع ہوا تھا، اور مہینوں کی گنتی خدا کے پاس بارہ مہینے ہیں، خدا نے اُس دن کو اپنی کتاب میں لکھ دیا، جس دن آسمان اور زمین پیدا ہوئے تھے ان میں سے چار محترم ہیں۔ تین

مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ۔ وَرَجَبُ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ۔

پے در پے ہیں، اور چوتھا الگ ہے؛ ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرّم اور رجب، جو جمادی الثّانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ!

آگاہ رہو، کہ میں نے تبلیغ کر دی۔ اے خُدا۔ گواہ رہنا۔

عربوں کے نزدیک اگر کوئی حقیر اور ذلیل چیز تھی، تو عورت تھی۔ آپ نے ان کے حقوق پر زور دیتے ہوئے فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ: اِنَّ لِنِسَآئِکُمْ عَلَیْکُمْ حَقًّا۔ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ حَقٌّ۔ لَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ غَیْرَکُمْ وَلَا یُدْخِلْنَ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ بُیُوْتَکُمْ اِلَّا بِاِذْنِکُمْ۔ وَلَا یَاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ۔ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لَکُمْ اَنْ تَعْضُلُوْھُنَّ وَتَھْجُرُوْھُنَّ

لوگو! عورتوں کے تُم پر حقوق ہیں۔ اور تمہارے ان پر حقوق ہیں تمہارے حقوق یہ ہیں کہ تمہارے بستر پر کسی دُوسرے کو نہ سُلائیں، اور تمہاری اجازت بغیر ایسے لوگوں کو گھر میں نہ آنے دیں، جن کو تُم ناپسند کرو۔ اور فحش کام نہ کریں۔ اگر وُہ ایسا کریں، تو خُدا نے تمہیں ان کو جُدا کرنے۔ ان سے الگ سونے۔ اور ان [illegible] بعد

فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔ فَإِنِ
انْتَهَيْنَ وَأَطَعْنَكُمْ
فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ
كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
وَإِنَّمَا النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ
عَوَانٍ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ
شَيْئًا ، أَخَذْتُمُوْهُنَّ
بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ
فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ
وَاسْتَوْصُوْا بِهِنَّ خَيْرًا۔
أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

تک مارنے کی اجازت دے
رکھتی ہے۔ اگر ایسا کرنے سے وہ
رُک جائیں، اور تمہاری اطاعت
شروع کردیں، تو ان کا اوسط کھانا
پینا اور لباس تمہارے ذمہ ہے
تمہارے پاس عورتیں عاجز ہوتی
ہیں۔ خود کچھ نہیں کرسکتیں،
تم ان کو خدا کی امانت کے طور پر
لیتے ہو۔ اور اس کے نام سے ان کو
اپنے لئے حلال کرتے ہو۔ پس
ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو
اور ان کے لئے بھلائی سوچا کرو۔
کیا میں نے تبلیغ کردی ؟
اے خدا۔ گواہ رہنا ۔

آئندہ کے لئے برائیوں سے بچنے کے لئے کلام اللہ کی اتباع پر زور دیا :۔

أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ۔ وَلَا
يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ أَخِيْهِ

لوگو! سب مومن بھائی بھائی
ہیں۔ کسی مومن کے لئے اپنے
بھائی کا مال اُس کی مرضی

Marfat.com

اَلَّا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔
فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ فَاِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِیْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ ـ كِتَابَ اللّٰهِ۔
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

بغیر لینا جائز نہیں۔
آگاہ رہو، کیا میں نے تبلیغ کر دی؟
اَے خدا۔ گواہ رہیو۔
میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کے قتل کے درپے نہ ہو جانا۔ کیونکہ میں تمہارے پاس اَیسی چیز چھوڑتا ہوں جس پر عمل کرنے سے تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کلام اللہ ہے۔
کیا میں نے تبلیغ کر دی؟
اے خدا۔ گواہ رہیو۔

عرب میں نسلی امتیازات کا بہت زیادہ لحاظ رکھا جاتا تھا جس نے معمولی خاندانوں کے لوگوں کے لئے ترقی کی راہیں مسدود کر دی تھیں اسلام جو مساوات کا علمبردار ہے، اس صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا:۔

اَیُّهَا النَّاسُ: اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ۔ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ اَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے بنے تھے، خدا کے نزدیک معزز

Marfat.com

اَتْقَاكُمْ۔ وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔

وُہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے کسی عربی کو کسی عجمی پر۔ تقویٰ کے سوا۔ کوئی برتری حاصل نہیں۔

اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

کیا مَیں نے تبلیغ کردی؟

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

اَے خُدا۔ گواہ رہنا۔

حاضرین نے جواب دِیا۔ بے شک آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دِیا۔

اس پر آپ نے فرمایا:۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حاضرین کو چاہیئے، کہ وُہ یہ باتیں دُوسروں تک پہنچا دیں۔

پھر آپ نے میراث اور اس سے متعلق باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَيُّهَا النَّاسُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَلَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ وَلَا يَجُوْزُ وَصِيَّةٌ فِيْ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ۔ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

لوگو! خدا نے میراث میں سے ہر وارث کا جُداگانہ حصّہ مقرر کیا ہے۔ وارث کے حق میں کوئی وصیّت نہیں ہو سکتی۔ اور وصیّت ایک تہائی سے زیادہ میں نہیں چلتی۔ بیٹا نکاح والے کا ہے اور زنا کار کے گود میں پتھر رکھ دینا چاہیئے۔

Marfat.com

مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

جو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کو باپ بتائے۔ یا جو آزاد شدہ غلام اپنے آقا کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ نسبت قائم کرے۔ اس پر خدا، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور (قیامت کے دن) اس سے کوئی بدلہ قبول نہیں ہوگا۔ تم پر سلامتی ہو، اور خدا کی رحمتیں۔

(جمہرۃ الخطب ص۵)

اس خطبہ میں جن سات گناہوں سے بچے رہنے کی تلقین کی گئی ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔ شرک[۱]، جادو[۲]، بے گناہ قتل[۳]، سود خوری[۴]، یتیم کا مال کھانا[۵]، جہاد میں دشمن کے سامنے سے بھاگ جانا[۶]، اور باعفت مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا[۷]۔ (بخاری و مسلم)

ان گناہوں سے بچنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے علاوہ دوسرے گناہوں کے مرتکب جنت میں بے روک ٹوک جا سکیں گے یہاں صرف موقعہ اور محل کے مطابق ان کی اہمیت جتانی منظور ہے، اور بس!

Marfat.com

(۵۱)

حضرت ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرتؐ منبر پر رونق افروز تھے۔ امام حسنؓ آپ کی گود میں بیٹھے تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے۔ اور کبھی امام حسنؓ کی طرف اور فرماتے تھے :۔

إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ	میرا یہ بیٹا سردار ہے، اُمید ہے، کہ اس کے ہاتھوں خداوند تعالےٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صُلح کرا دے گا۔

(نسائی)

آنحضرتؐ کی یہ پیشینگوئی اُس وقت پُوری ہوئی، جب حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت امام حسنؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اور آپ کو اپنا امیر تسلیم کر لیا۔ آپ نے چند شرطیں منوا کر خلافت امیر معاویہ کو دے دی۔ خود عبادت کے لئے فارغ

ہو گئے۔ اور مسلمانوں کو تفریق اور خانہ جنگی سے بچا لیا۔

Marfat.com

خُطبۂ غدیر خم

(۵۲)

اعمال حج سے فارغ ہوکر آپؐ نے مہاجرین وانصار کی معیّت میں مدینہ منوّرہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ جب موضع غدیر خم میں رونق افروز ہوئے۔ تو حضرت علیؓ کے ہمراہیوں نے ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکائتیں بیان کیں۔ (حضرت علیؓ ان دنوں یمن کے حاکم تھے، اور وہاں سے آکر حج میں شریک ہوئے تھے) جو اہل یمن کی بعض غلط فہمیوں کے سبب پیدا ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے شکایت سُن کر تمام صحابہؓ کو جمع کرکے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں دو باتوں پر زور دیا

۱۔ آپ نے مُسلمانوں کو قرآن کریم پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی اور اس طرح اسلام کی بنیاد کو مضبوط بناکر اس کو دوسرے مذاہب و ادیان سے ہمیشہ کے لئے ممتاز کردیا۔

۲۔ حضرت علیؓ مرتضےٰ کی تعریف کرکے لوگوں کے شکوک وشبہات کو رفع کردیا۔ اور اُن کو اہلِ بیت نبوّت سے محبّت رکھنے کی تلقین

Marfat.com

فرمائی۔ حمد و ثنا کے بعد آپؐ نے فرمایا :۔

اَمَّا بَعْدُ ! اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ۔ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ۔ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ۔ فَخُذُوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ (مسلم جلد ۲ ص ۲۷۹)	اما بعد! اے لوگو! میں بھی بشر ہوں ممکن ہے، کہ خدا کا فرشتہ جلد آجائے، اور مجھے (پیغام موت) قبول کرنا پڑے۔ پس میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب اللہ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ خدا کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں ان کے بارہ میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں۔ اس آخری جملہ کو آپ نے تین دفعہ مکرر فرمایا۔

پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر صحابہؓ سے خطاب فرمایا :۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ	کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ "ہاں یا رسول اللہ"۔ آپؐ نے فرمایا :۔

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ۔	کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر ایک مسلمان پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

صحابہؓ نے کہا۔ "ہاں جانتے ہیں"۔ آپؐ نے فرمایا :۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ ۔

(مسند احمد۔ ماخوذ از مشکوٰۃ)

الٰہی! جو میرا دوست ہے، وہ علیؓ کا بھی دوست ہونا چاہئے، الٰہی جو علیؓ سے محبت رکھے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو علیؓ سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ ۔

حضرت عمرؓ نے آپؐ کی اس تقریر کے بعد حضرت علیؓ کو مبارکباد دی، اور فرمایا، کہ آج سے آپ میرے خصوصی دوست ہو گئے، اور حضرت بریدہؓ جن کی وجہ سے یہ سارا واقعہ بروئے کار آیا تھا۔ بقیۃ العمر آپ کی محبت اور متابعت کا دم بھرتے رہے۔ بالآخر جنگِ جمل میں حضرت علیؓ مرتضٰے کی حمایت کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

Marfat.com

(۵۳)

حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد ایک مرتبہ آپ شہدائے اُحد کے قبرستان پر تشریف لے گئے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور رقت انگیز طریقہ سے ان کو الوداع کیا۔ اس کے بعد مسجدِ نبویؐ میں آکر منبر پر بیٹھے اور مذکورہ ذیل خطبہ دیا :۔

اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ	مَیں تم سے پہلے حوض (کوثر) پر جا رہا ہوں
عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی	اور مَیں تمہاری تصدیق کر لینے کا گواہ ہوں
حَوْضِیَ الْاٰنَ۔ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ	بخدا مجھے اس وقت اپنا حوض دکھائی
مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ	دے رہا ہے، مجھے تمام خزانوں کی
(قَالَ) مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ	کنجیاں دی گئی ہیں۔ مجھے اس بات کا
وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا	خوف نہیں، کہ میرے بعد تم شرک کرو گے
بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ	لیکن اس سے ڈرتا ہوں، کہ دنیا میں
اَنْ تُنَافِسُوْا فِیْہَا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۷۹)	نہ مبتلا ہو جاؤ۔

Marfat.com

(۵۴)

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں۔ مَیں لوگوں سے حوضِ کوثر کی بابت باتیں سُنا کرتی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان مبارک سے اس بارہ میں سُننے کا مَوقع نہیں مِلا تھا۔ ایک دِن مشّاطہ میرے بال گوندھ رہی تھی، کہ اتنے میں مجھے آپ کی آواز سُنائی دی اَیُّھَا النَّاسُ (اَے لوگو!) مَیں نے مشّاطہ سے کہا۔ چھوڑ دو، کہ آپ کا وعظ سُن سکوں۔ اس نے کہا۔ آپؐ نے تو مَردوں کے گروہ کو مخاطب کیا ہے مَیں نے کہا۔ آپؐ نے عام لوگوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ جن میں سے مَیں بھی ہُوں مَیں نے کان لگا کر سُنا، تو آپ فرما رہے تھے :۔

اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی	میں حوضِ (کوثر) پر تمہارا پیشرو ہوں
الْحَوْضِ فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ	خبردار! تم ایسے نہ بنو کہ میرے
اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ	پاس آنا چاہو، تو اس طرح دھکے
کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ	ہٹا دیئے جاؤ، جیسے پرایا اُونٹ۔

Marfat.com

فَاَقُوْلُ فِيْمَ هٰذَا۔ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا۔

(مسلم ج ۲ ص ۲۵)

اور جب میں دریافت کروں، کہ ان سے یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے تو مجھے جواب دیا جائے کہ آپ بعد انہوں نے جو وطیرہ اختیار کیا تھا، آپ کو معلوم نہیں، اور میں بھی کہوں کہ ہلاک ہو جائیں

Marfat.com

(۵۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم خاص خاص موقعوں اور مقدّس ایام کی تقاریب پر صحابۂ کرام کے سامنے جو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اس میں مختصر طریقہ سے اس موقعہ کے متعلق ایک مکمّل روئدادِ عمل اُن کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے رمضان شریف کے متعلق صحابہؓ کے سامنے ذیل کا خُطبہ دیا ہے۔ جس میں روزے کے فضائل و محاسن بیان فرمائے ہیں، اور اس بارے میں غریبوں اور زیردست غلاموں کو جو رُکاوٹیں پیش آسکتی تھیں، اُن کو دُور کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش فرمائی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار آنحضرتؐ نے ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو خُطبہ دِیا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا :۔

یَاأَیُّھَا النَّاسُ۔ قَدْ أَظَلَّکُمْ	لوگو! تمہارے پاس عظمت اور
شَھْرٌ عَظِیْمٌ۔ شَھْرٌ مُبَارَکٌ	برکت والا مہینہ آرہا ہے،

شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ
صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ
فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ
كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً
فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ
الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهٗ
الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ
وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ
الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ
صَائِمًا كَانَ لَهٗ رِقَابَةً
مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ
رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ
لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ
اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ
شَيْءٌ۔

اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور اسی روزہ کے برابر ثواب پائے گا، بغیر اس کے کہ اس (غریب) کے ثواب سے کچھ گھٹا دیا جائے۔

ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کو اتنا میسّر نہیں ہوتا جس سے کسی کو افطار کرا سکیں۔ آپ نے فرمایا:۔

Marfat.com

يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ
مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى
مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ
اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ۔ وَ
مَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا
سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ
شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى
يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ وَهُوَ
شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ
اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ
عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَمَنْ
خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ
فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ
اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔
(مشکوٰۃ)

اللہ تعالےٰ یہ ثواب ہر اُس شخص کو
دے گا۔ جو کسی روزہ دار کو فقط
لسّی، کھجور، یا پانی کا ایک گھونٹ
پلا دے، اور جس نے روزہ دار کو
کھلا کر سیر کیا۔ اللہ تعالےٰ اُس کو
میرے حوض میں سے ایسا پانی
پلائے گا، کہ دخولِ جنّت تک
پیاسا نہیں ہوگا۔ اِس مہینے کا
اوّل حصّہ رحمت، درمیانی حصّہ
مغفرت، اور آخری حصّہ جہنّم سے
چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے، جو اس
مہینہ میں اپنے غلام کا کام ہلکا
کردے، اللہ تعالےٰ اُسے بخش
دے گا۔ اور آگ سے نجات دِلا
دے گا۔

Marfat.com

(۵۶)

غزوہ موتہ میں شاہی لشکر نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا تھا، اس نے ان کے حوصلے بہت بڑھا دیئے تھے، اس لئے اس سرحد کی طرف سے جزیرۃ العرب کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً ہر وقت خطرہ لاحق تھا۔ نیز وقتاً فوقتاً تجارتی قافلوں کی زبانی ان کی جنگی سرگرمیوں کی اطلاعات سمع اقدس میں پہنچا کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ نے اس سرحد کو مضبوط کرنے کے لئے صحابہ کرام کو لشکر تیار کرنے کا حکم دے دیا۔ لشکر تیار ہوا، تو آپ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سالارِ لشکر بنایا۔ اس تقرر کی بڑی وجہ یہ تھی، کہ حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ (جو آنحضرتؐ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ تھے) غزوۂ موتہ میں شامیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اکثر جلیل القدر صحابہ کو حضرت اسامہؓ کی ماتحتی میں روانہ کر دیا گیا۔

حضرت اسامہؓ نے مدینہ منورہ سے ایک کوس چل کر مقام جرف میں قیام کیا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے۔ اس بنا پر

Marfat.com

آگے کوُچ نہ کر سکے۔

حضرت اسامہؓ کی سرداری پر بعض لوگوں کو انقباض سا پیدا ہوُا کہ تجربہ کار اور جنگ آزمودہ لوگوں کے ہوتے ہوئے ایک نوجوان کو یہ منصب کیوں دِیا گیا۔ اس کی بھنک آپ کے سمع مبارک تک پہنچی، تو آپ نے ایک خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا :۔

اِنْ تَطْعُنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لِمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ۔ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَہٗ۔	اگر اسامہؓ کی سرداری پر تم کو اعتراض ہے۔ تو اُس کے باپ (زیدؓ) کی سرداری پر بھی تم معترض تھے خدا کی قسم! وہ اس منصب کا مستحق تھا۔ اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبُوب تھا۔ اور اب اُس کے بعد یہ سب سے زیادہ محبُوب ہے۔

(بخاری ج ۲ صـ ۲۶۲)

مہذّب دَعویدارانِ مساوات سے پُوچھو، کیا تمہارے ہاں اس کی بھی کوئی نظیر موجود ہے؟۔

Marfat.com

(۵۷)

زمانۂ مرض میں جب آپ کو افاقہ ہوتا تھا، تو نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاکر صحابہؓ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا کرتے۔ اور کبھی کبھی وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت فضل بن عباس روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخار کی حالت میں سر پر پٹی باندھے ہوئے میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا۔ اے فضل۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مسجد لے چلو، آپ مسجد میں رونق افروز ہوئے، تو لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ : اِنِّیْ اَحْمَدُ	لوگو! مَیں تمہارے سامنے خدائے
اِلَیْکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ	واحد کی تعریف کرتا ہوں، اور
اِلَّا ھُوَ وَاِنَّہٗ قَدْ دَنَا مِنِّیْ	(کہتا ہوں کہ) مَیں تم سے غائب
خُفُوْقٌ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِکُمْ	ہونے والا ہوں۔ تو جس کی پُشت
فَمَنْ کُنْتُ جَلَدْتُ لَہٗ	پر مَیں نے کوڑا مارا ہو۔ یہ میری
ظَھْرًا فَھٰذَا ظَھْرِیْ	پُشت حاضر ہے۔ اس سے

Marfat.com

فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ. وَمَنْ كُنْتُ شَتَمْتُ لَهٗ عِرْضًا فَهٰذَا عِرْضِيْ فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ.

بدلہ لے لے۔ اور جس کو نامناسب بات کہی ہو، وُہ بھی اپنا بدلہ لے لے۔

....

وَمَنْ اَخَذْتُ لَهٗ مَالًا فَهٰذَا مَالِيْ فَلْيَاْخُذْ مِنْهُ وَلَا يَخْشَ الشَّحْنَاءَ مِنْ قِبَلِيْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شَانِيْ۔

اگر کسی سے مال لیا ہو، تو وہ آج اپنا حق میرے مال میں سے وصول کر لے۔ اور میری طرف سے کینہ جوئی کا وہم نہ کرے، کیونکہ یہ میری عادت نہیں۔

اَلَا وَاِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ مَنْ اَخَذَ مِنِّيْ حَقًّا اِنْ كَانَ لَهٗ اَوْ حَلَّلَنِيْ فَلَقِيْتُ رَبِّيْ وَاَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ۔

تم میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے، جو مجھ سے اپنا حق وصُول کر لے، یا معاف کر دے، تاکہ میں خوش خرّم اپنے پروردگار سے جا ملوں۔

وَقَدْ اَرٰى اَنَّ هٰذَا غَيْرُ مُغْنٍ عَنِّيْ حَتّٰى اَقُوْمَ فِيْكُمْ مِرَارًا۔

میں سمجھتا ہوں، کہ اس قدر کہنا کافی نہیں ہے، مجھے چند مرتبہ یہ اعلان کرنا پڑے گا۔

پھر منبر سے اُتر کر آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اور اسی مضمون کو دُہرایا۔ ایک شخص — نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ ایک دفعہ جناب نے مجھ سے تین درہم

Marfat.com

قرض لئے تھے۔ جواب تک ادا نہیں ہوئے۔ آپ نے اس کو وُہ دِرہم دے دیئے۔ پھر فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ: مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ فَلْیُؤَدِّہٖ وَلَا یَقُلْ فُضُوْحُ الدُّنْیَا۔ اَلَا وَ اِنَّ فُضُوْحَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ فُضُوْحِ الْاٰخِرَۃِ۔	لوگو! جس کے پاس کسی کی کوئی چیز ہو، تو اُسے ادا کر دے، اور دنیا کی فضیحت سے نہ ڈرے۔ کیونکہ دُنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت ہلکی ہے۔

(طبری ج ۲ ص ۱۹)

پھر شہدائے اُحد کے لئے مغفرت طلب کر کے آپؐ نے فرمایا:۔

اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ۔	ایک بندہ کو خداوند تعالیٰ نے اختیار دیا ہے، کہ دُنیا لے لے۔ یا وہ جو اللہ کے پاس ہے، تو اس نے وہی پسند کیا، جو خدا کے پاس ہے۔

یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رو پڑے۔ اور کہا ہم اور ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں۔ حاضرین کو تعجب ہُوا، کہ آنحضرت تو کسی شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں، اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔ لیکن صدیق اکبرؓ کے من رسلنے تاڑ لیا تھا۔ کہ وہ شخص خود سرورِ عالم ہیں۔ پھر آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ	مَیں سب سے زیادہ جس کے مال

فِي صُحْبَتِهٖ وَ مَالِهٖ
اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ
لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ
خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةَ
الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتَهٗ ۔
لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ
بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ
اَبِيْ بَكْرٍ۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۱۶)

اور صحبت کا ممنون ہوں ۔ وہ
ابوبکرؓ ہیں ۔ اگر میں دُنیا میں
کسی شخص کو دوست بناتا، تو
ابوبکرؓ کو بناتا ۔ لیکن اسلامی
برادری کافی ہے ۔

.....

ابوبکرؓ کے دریچہ کے سوا مسجد
کے رُخ کوئی دریچہ باقی نہ رکھا
جائے ۔

Marfat.com

(۵۸)

زمانۂ علالت میں انصار آپ کی عنایات اور مہربانیوں کو یاد کرکے روتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عباسؓ ان کی ایک مجلس پر سے گزرے، انصار کو روتے دیکھا، تو وجہ دریافت کی، اُنہوں نے کہا، حضورؐ کی صحبتیں یاد آتی ہیں، اُنہوں نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع کرا دی، چنانچہ اسی خطبہ میں آپ نے انصار کی تعریف کرکے مسلمانوں کو اُن سے محبت اور عفو و درگزر کرنے کی وصیت بھی کی، آپؐ نے فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ	لوگو! دوسرے لوگ بڑھتے جاتے
یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ	ہیں اور انصار کم ہوتے جاتے ہیں
حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی	یہاں تک کہ انصار اس قدر کم ہوکر
الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ	رہ جائیں گے، جیسے کھانے میں
اَمْرًا یَضُرُّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ	نمک پس جو تمہارے نفع اور نقصان کا
یَنْفَعُہٗ فَلْیَقْبَلْ مِنْ	متولی ہو، اس کو چاہیئے کہ ان کے

Marfat.com

مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ ۔
(بخاری ج ۱ ص ۵۳۶)

نیکوکاروں کی حوصلہ افزائی کرے اور جن سے خطا سرزد ہوئی، اُن کو معاف کیا کرے۔

پھر آپؐ نے فرمایا :-

اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ ۔
(بخاری ج ۱ ص ۵۳۶)

مَیں انصار کے بارہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ وہ میرے (جسم میں) معدہ (کی مانند) ہیں۔ اور جامہ داں (کی طرح) ہیں (یعنی میرے خیر خواہ اور رازدار ہیں) وہ اپنی طرف سے اپنا فرض ادا کر چکے، اب ان کا حق تم پر باقی ہے پس تم ان کے نیکوکاروں کو قبول کرو، اور خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

Marfat.com

(۵۹)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ دو عالم نے خطبہ دیا۔ فرمایا :۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،

یہ کہہ کر آپؐ نے سر جھکا لیا، تو ہم سب نے بھی سر جھکا کر رونا شروع کیا۔ پھر آپؐ نے سر اُٹھایا، تو آپ کا چہرہ کھل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے، اُس وقت آپؐ نے فرمایا :۔

مَامِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُخْرِجُ الزَّکٰوۃَ وَیَجْتَنِبُ

جو شخص پنجگانہ نماز ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ زکوٰۃ دے، اور سات بڑے گناہوں

اَلْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا سے بچے، اس کے لئے جنّت
فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ کے سب دروازے کھول دیئے
اَلْجَنَّةِ ۔ فَقِيْلَ لَهٗ جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا
اُدْخُلْ بِسَلَامٍ ۔ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا ۔
(نسائیؒ)

Marfat.com

تعلیم الصلوٰۃ

(۶۰)

حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے خطبہ دیا۔ جس میں ہمیں آداب عبادت اور نماز ادا کرنے کا طریقہ سمجھایا۔ آپؐ نے فرمایا:۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ۔ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا۔ وَاِذَا قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا۔ فَاِنَّ الْاِمَامَ	جب نماز پڑھنے لگو، تو صفیں سیدھی کرلو۔ پھر ایک آدمی امام بن جائے۔ جب وہ تکبیر کہے، تب تم تکبیر کہو۔ جب وہ فاتحہ ختم کرلے، تو تم آمین کہو، خدا تمہاری دُعا قبول کرے گا۔ جب وُہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرو۔ بے شک امام

Marfat.com

يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ۔
قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔
وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔ فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ۔
قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔

تم سے پہلے رکوع میں جائے، اور پہلے سر اُٹھائے۔

اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے، تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، خدا تمہاری سُنے گا، کیونکہ خود اُس نے اپنے پیغمبر کی زبانی بتایا ہے، کہ وُہ تعریف کرنے والوں کی سُنتا ہے جب وُہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے، تو تم بھی اسی طرح کرلیا کرو۔ امام تم سے پہلے سجدہ میں جائے، اور تم سے پہلے سر اُٹھائے۔

Marfat.com

فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ اَوَّلُ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سَبْعُ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلٰوةِ ۔

(نسائی)

جب قعدے میں بیٹھ جاؤ، تو پہلے پہل یہ دُعا پڑھو، تمام زبانی، قلبی اور عملی نیکیاں خدا کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ تجھ پر سلامتی ہو، اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر اور خدا کے سب نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ مَیں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا ہوں، کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسُول ہیں۔ یہ سات باتیں ہوئیں اور یہی نماز کی دُعا ہے ۔

تمت

کتبہ عبدالغفار خوشنویس کیتلا

Marfat.com

ملک محمد رفیق پرنٹر و پبلشر
کے اہتمام سے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپ کر
ادبستان لاہور سے شائع ہوئی

Marfat.com

خطباتِ نبویؐ

مرتبہ

مولانا محمدؐ ادریس طوروی

Marfat.com